قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

منگل 16 جون 2020ء | 24 شوال 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 143

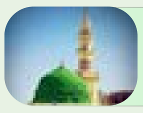

فرمانِ رسول ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا بے مثال اسوۂ حسنہ

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

(شمائل الترمذی باب فی خلق رسولِ اللہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

خدا تعالیٰ دعا کرنے والوں کی دعا کو سنتا ہے

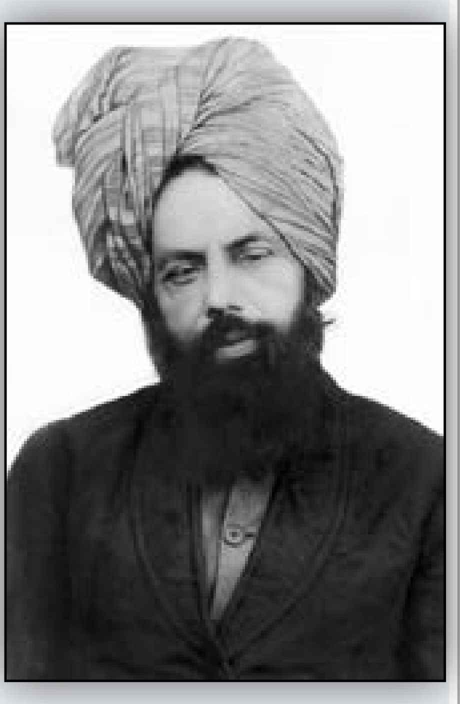

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام مَردوں کو توجہ دلاتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ ”مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ پس اگر وہی بداثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بداثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے مثلاً ایک قوتِ غضبی ہے۔ جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہمیشہ دعا میں لگے رہو

”ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 63)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّرَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ۔

(الروم: 22)

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو

جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء میں خواتین سے خطاب کے موقع پر آپ نے فرمایا:

”عائلی مسائل جو ہمارے سامنے آتے ہیں اُن میں بسا اوقات کبھی عورت کی طرف سے اور کبھی مرد کی طرف سے یہ issue بھی اُٹھایا جاتا ہے کہ ہمارے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو کسی ایک نے بُرا کہا۔ مرد پہ یہ الزام لگاتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں، عورتیں الزام لگاتی ہیں کہ مرد کہتے ہیں کہ میرے ماں باپ کی برائی کی۔ اُن کو یہ کہا، اُن کو وہ کہا۔ اُن کو گالیاں دیں۔ تو یہ چیز جو ہے یہ تقویٰ سے دور ہے۔ یہ چیز پھر گھروں میں فساد پیدا کرتی ہے۔ پھر یہی نہیں بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہاں صرف الزام کی بات نہیں ہے بلکہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں اور بعض الزامات سچے بھی نکلتے ہیں کہ بچوں کو دادا دادی یا نانا نانی کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے قریبی رشتوں کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ بچوں کو اُن سے متنفر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تقویٰ سے بعید ہے۔ یہ تقویٰ نہیں ہے۔ تم تو پھر تقویٰ سے دور چلتے چلے جا رہے ہو۔ اس لئے اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو۔ ان آیات میں، پہلی آیت میں ہی اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو۔ ماں باپ صرف خود ہی خیال نہ رکھیں اپنے بچوں کو بھی ان رحمی رشتوں کا تقدس اور احترام سکھائیں۔ تب ہی ایک پاک معاشرہ قائم ہو سکتا ہے اور خود بھی اس کے تقدس کا خیال بہت زیادہ رکھیں کیونکہ ماں باپ کے نمونے جو ہیں وہ بچوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔“

(خطاب فرمودہ 23 جولائی 2011ء بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ)

اس شمارہ میں

- ارشاد باری تعالیٰ، فرمانِ رسول، ملفوظات، فرمان خلیفۂ وقت
- کووِڈ 19 لاک ڈاؤن۔ ڈائری
- اطلاعات و اعلانات

کووِڈ19 لاک ڈاؤن

مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس، سال 2012ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف ممالک کے دورہ جات کی ذاتی ڈائری لکھ رہے ہیں۔ ڈائریاں درج ذیل ویب سائیٹ پر انگریزی زبان میں پڑھی جا سکتی ہیں۔

http://www.pressahmadiyya.com/personal-accounts/

سال 2020ء کے ابتدائی چند ماہ اور خاص طور پر مارچ سے مئی کی عالمی وبا کے دنوں کے بارے میں عابد صاحب نے خاص طور پر اپنی حضور انور سے ملاقات کا احوال تحریر کیا ہے۔ ڈائری کے چیدہ چیدہ حصوں کا ترجمہ روزنامہ الفضل کے لئے مکرم ادیب احمد بلوچ صاحب مربی سلسلہ نے تیار کیا ہے۔

ایک بے مثال وائرس

جنوری اور فروری میں خاکسار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کورونا وائرس سے متعلق اپ ڈیٹس پیش کرتا رہا اور حضور اقدس کے جوابات سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ کوئی عام وائرس نہیں ہے۔ اس کے آغاز سے ہی خاکسار نے دیکھا کے حضور اقدس نے اس کے پھیلاؤ کو انتہائی سنجیدگی سے دیکھا قبل اس کے کہ اس کو ایک عالمی تنبیہ یا وبائی وائرس قرار دے دیا گیا۔

اکثر احمدی اس بات سے متعارف ہوں گے کہ حضور اقدس نے اس وائرس کے متعلق ہومیوپیتھی ادویات تجویز کر دی تھیں جبکہ اس کے کیسز صرف چین اور اس کے ارد گرد کے ممالک میں تھے۔

اسی اثناء میں خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے فروری 2020ء کے نصف میں جب کے ابھی یوکے کافی حد تک کھلا ہوا تھا اور پابندیاں نہیں تھیں، پوچھا کہ کیا ہماری جماعت کے اجتماعات کورونا وائرس کی وجہ سے متاثر ہوں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ہاں، امکان تو ہے کہ ہوں گے۔ امن کانفرنس کو مارچ کی آخری تاریخوں میں رکھا گیا ہے مگر لگتا نہیں کہ یہ کرنا ممکن ہوگا۔“

اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوچھا:

”امن کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟“

اس پر خاکسار نے عرض کیا:

”حضور مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ اس کا انتظام مشکل ہے، کیونکہ اس کے کافی مہمان یوکے کے دوسرے شہروں اور دوسرے ممالک سے آتے ہیں۔ دوسرا یہ بھی ممکن ہے کہ تب تک حکومت کی طرف سے بڑے اجتماعات پر پابندی عائد کر دی جائے۔“

اس پر حضور اقدس نے فرمایا:

”ہمیں نہیں معلوم ہوگا کہ مہمانان نے کہاں کہاں کا سفر کیا ہے اور وہ کس کس سے رابطے میں رہے ہیں اس طرح یہ ایک واضح خطرہ ہے۔“

اس گفتگو کے بعد مجھے حیرت نہیں ہوئی جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق امن کانفرنس منسوخ کر دی گئی جب کہ ابھی تک یوکے میں بڑے اجتماعات ہو رہے تھے۔

حفاظتی اقدامات

حضور اقدس نے کورونا وائرس کے متعلق اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کے لیے چند ہدایات بھی جاری فرمائیں:

مثلاً ضعیف اور کمزور افراد کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے گھروں میں محفوظ رہیں جب تک کہ حکومت کی طرف سے نئی ہدایات نہ آجائیں۔

اور ہماری جماعت کے دفتر کے ماحول سے متعلق حضور اقدس نے خاکسار کو واضح ہدایات فرمائیں کہ اگر کسی کے اندر ذرا سی بھی علامت نظر آئے تو وہ اپنے آپ کو علیحدہ کر لے۔ اس کے علاوہ دیگر اہم اقدامات بھی کئے گئے جیسا کہ مسجد مبارک میں ہر نماز کے بعد سفید صفوں کو دھونا اور کارپٹ کے اوپر بچھانا تاکہ جراثیم کا پھیلاؤ کم سے کم ہو۔

ایک ڈر کا ساماں

23/مارچ 2020ء کی ملاقات میں خاکسار نے حضور انور سے گھبراتے ہوئے پوچھا:

”حضور! اگر یوکے کی حکومت آج شام سے مکمل لاک ڈاؤن کا اعلان کر دے تو کیا خاکسار ملاقات کے لیے اسلام آباد حاضر ہو؟“

خاکسار حضور اقدس کے جواب کے متعلق گھبرایا ہوا تھا اور حضور کے جواب نے خاکسار کے ڈر کی تصدیق کر دی۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور اقدس کا جواب اسلامی اصولوں کی مکمل پابندی کرتے ہوئے تھا کہ حکومت کے قوانین کے مطابق عمل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ہاں اگر حکومت سفر پر پابندی لگاتی ہے اور لاک ڈاؤن کی پابندی کرواتی ہے تو آپ کو نہیں آنا چاہیے اور گھر میں رہنا چاہیے۔“

خاکسار کے چہرے پر افسردگی دیکھ کر حضور نے مزید فرمایا کہ:

”باقی فون پر رابطہ۔“

یعنی: ”اس کے علاوہ ہم فون پر رابطہ کر سکتے ہیں۔“

اس جملے سے خاکسار کی تمام اداسی دور ہوگئی حالانکہ خاکسار یہ نہیں جانتا تھا کہ حضور کا اس سے کیا مطلب ہے۔

بہر حال میں نے سوچا کہ اگلے چند ہفتے یا تو ہمارا رابطہ میسج کے ذریعہ ہوگا یا منیر جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) خاکسار کو کال کر کے وقتاً فوقتاً حضور کی ہدایات دے دیا کریں گے۔

لاک ڈاؤن

کیونکہ حضور انور خاکسار کو پہلے ہی ہدایات فرما چکے تھے اس لیے (لاک ڈاؤن کے حکومتی اعلان کے بعد) خاکسار کا اگلے ہی دن ملاقات کے لیے جانا مناسب نہ تھا۔ اس کے لئے خاکسار کو حضور انور سے اجازت طلب کرنی ہوگی جس کے حوالے سے خاکسار نے مناسب طریقہ تلاش کیا (اور حضور سے راہنمائی حاصل کی)۔

اس کے جواب میں خاکسار کو حضور سے یہ ہدایت موصول ہوئی:

”اس دورانیہ میں ہفتہ میں ایک بار اسلام آباد آئیں اور ہفتہ کے باقی دن گھر میں گزاریں۔ اگر مجھے کوئی ضروری کام ہوا تو میں آپ کو اسلام آباد بلوا لوں گا“

اس کو پڑھنے کے بعد خاکسار کے جذبات میں اداسی اور افسردگی تھی کہ خاکسار کی روزانہ کی ملاقات یقیناً ملتوی ہوگئی ہے۔

اور دوسری طرف خاکسار کو یہ اطمینان بھی تھا کہ چلو ہفتے میں ایک بار کم از کم خاکسار کو حضور انور سے ملنے کی اجازت تو ہے۔

ایک الگ ماحول

ازراہ شفقت حضور انور نے ہفتہ کے دن کا انتخاب خاکسار پر چھوڑ دیا کہ خاکسار ملاقات کے لیے کونسے دن کا انتخاب کرے گا۔ اس پر خاکسار نے جمعہ کے دن ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ جمعہ کے روز تقریباً ساڑھے چھ بجے خاکسار کی ملاقات حضور سے ہوئی تاکہ خاکسار اپنی رپورٹ پیش کر سکے اور حضور کی متبرک قربت میں وقت گزار سکے۔

میں خوش ہوا جب حضور نے فرمایا:

”اگر چہ میں نے کہا تھا کہ ہفتے کے کسی بھی دن آپ آسکتے ہیں مگر میرے خیال میں جمعہ کا دن آپ کے آنے کے لیے بہتر ہے۔“

حکومت کی ہدایات کی روشنی میں وہ کرسیاں جو حضور کی میز کی دوسری جانب پڑی ہوئی تھیں وہ کچھ مزید فاصلے پر رکھ دی گئیں اور خاکسار اس بات پر خوش تھا کہ خاکسار نے بھی اپنے چہرہ کو ماسک سے ڈھکا ہوا ہے کیونکہ خاکسار کو پتا چلا تھا کہ حضور کی ہدایت کے مطابق اسلام آباد کے تمام شہری چہروں کو ماسک سے ڈھانک رہے ہیں۔

ملاقات کے دوران خاکسار کا ماسک دو مرتبہ ناک کے اوپر سے اتر گیا جس پر حضور نے مجھے آگاہ فرمایا اور اس کو ٹھیک کرنے کا فرمایا اور ہدایات دیں کہ خاکسار اس کو کس طریقے سے ٹھیک طرح پہنے تاکہ بہترین طریقے پر محفوظ رہ سکے۔

ایک خالی مسجد میں خطبہ جمعہ

خاکسار حضور انور کے دفتر میں داخل ہوا تو خاکسار نے عرض کیا کہ کیا حضور اقدس کو اس طرح مختلف انداز میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانا مشکل نہیں لگا؟

حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

”یہ بالکل بھی مشکل نہیں تھا؟ میں صرف مؤذن اور کیمرہ مین کی طرف دیکھ کر اسی طرح خطبہ دیا جیسا کہ کوئی اور خطبہ دیتا ہوں۔“

خاکسار نے ذکر کیا کہ چند احمدی وکلاء کا نظریہ تھا کہ حضور انور کو جمعہ کا خطبہ ایک ہفتہ پہلے دے دینا چاہیے تھا جس جگہ حضور نے 27 مارچ 2020ء کو ایک پیغام اپنے دفتر سے دیا۔

اس پر حضور نے فرمایا:

”ہاں ایک یا دو وکلاء نے مجھے یہ تجویز دی تھی کہ کوئی بھی ہمیں 27 مارچ کو خطبہ جمعہ دینے سے نہیں روک سکتا اگر مسجد میں ایک یا دو فرد ہوں گے۔ اس کے باوجود میں نے یہ طے کیا کہ حالات کی سنجیدگی کے پیش نظر خطبہ جمعہ دینا مناسب نہیں تھا۔“

خاکسار نے اس موقعہ پر عرض کیا کہ کسی نے پوچھا تھا کہ کرونا وائرس کی عالمی وباء کی مشکلات اور اثرات، حضور کے ذاتی جذبات پر کس طرح اثر انداز ہوئے ہیں۔

اس بات پر حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہ یہ سوال بھی پوچھا جا سکتا ہے، حضور اقدس نے فرمایا:

”کیا میں کمزور یا پریشان نظر آرہا ہوں؟ بے شک جانی نقصان ہونے پر اور انسانوں کی آزمائش کے وقت کی اداسی تو ہے مگر ہمیں اللہ پر پختہ ایمان رکھنا چاہیے جس سے نہ کوئی پریشانی ہوگی اور نہ کوئی ڈپریشن۔“

ایک غیر متوقع کال

مؤرخہ 4 اپریل 2020ء کی شام ساڑھے سات بجے خاکسار اپنے لاؤنج میں بچوں کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے خاکسار کو کال آئی۔ غالب جاوید صاحب مربی سلسلہ جو اس وقت دفتر میں خدمت سرانجام دے رہے تھے نے خاکسار کو کہا کہ حضور خاکسار سے بات کریں گے۔

خاکسار کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ حضور نے کس لیے کال کی ہوگی اور وہ سات سے دس سیکنڈ جس میں کال کنیکٹ ہوئی خاکسار مکمل کشمکش میں تھا۔

خاکسار صوفہ سے اترا اور اپنے بیوی بچوں کو خاموشی کا اشارہ کرتے ہوئے کمرے میں جا کر اپنے آپ کو بات کرنے کے لیے تیار کیا۔

چند لمحوں میں خاکسار نے حضور کی آواز سنی۔

حضور نے فرمایا:

”السلام علیکم۔ کیا حال ہے؟“

خاکسار کی آواز کانپی۔ خاکسار نے حضور سے کئی دفعہ فون پر بات کی ہے مگر ہر

دفعہ ایک الگ ہی تجربہ محسوس کیا ہے جو منفرد ہوتا ہے۔

اچانک حضور نے فرمایا کہ حضور نے میری ڈائری، جو میں نے گزشتہ روز ہی حضور کی خدمت میں پیش کی تھی، چیک کر لی ہے اور اس میں کچھ اصلاحات ٹھیک کرنے والی ہیں۔حضور نے 100 صفحات کی لمبی ڈائری اتنی جلدی ختم کر لی۔

حضور نے فرمایا کہ انہوں نے پنسل سے غلطیوں کی نشاندہی کر دی ہے اور غالب صاحب نوٹس کو سکین کریں گے اور خاکسار کو ای میل کر دیں گے۔ اور اگر وہ نوٹس سمجھنے میں دقت ہو تو خاکسار فون کر سکتا ہے۔

حضور نے ایک کاپی اور پنسل لینے کا فرمایا اور خاکسار فوراً گھبراہٹ میں ڈھونڈنے لگا تا کہ حضور کے قیمتی وقت کا ایک لمحہ ضائع نہ ہو۔

میری طبیعت کو جانتے ہوئے حضور نے فرمایا:

’’تسلّی سے دیکھو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔‘‘

خاکسار لاؤنج میں گیا اور ایک قلم اور ایک پرانا لفافہ لے کر اپنے کمرے میں واپس آیا اور حضور کو بتایا کہ خاکسار تیار ہے۔

اگلے دس منٹ حضور نے تفصیل سے خاکسار کو ان غلطیوں کے بارے میں ہدایات دیں جو اس تحریر میں تھیں۔

مثلاً حضور نے اس حصہ کی طرف اشارہ فرمایا جو خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی انگریزی زبان کی سمجھ اور فراست کے حوالے سے لکھا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ خاکسار نے وہ واقعہ غلط لکھا ہے اور پھر اس واقعہ کو مکمل دوبارہ تفصیلاً سمجھایا۔

کچھ اور نکات کی تصحیح کرنے کے بعد حضور نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا جو خاکسار نے ذکر کیا تھا کہ جیسے ہی قافلہ موٹر وے کی طرف بڑھا جماعت احمدیہ برلن جرمنی کے چند احمدی حضور کو رخصت کرنے کے لیے پل پر اکٹھے ہوئے تھے۔

حضور نے فرمایا:

’’آپ نے لکھا ہے کہ آپ اس بات سے آگاہ نہیں کہ میں (حضور) نے انہیں دیکھا کہ نہیں، تو میں (حضور) نے انہیں دیکھا تھا آپ اس بات کا ذکر کریں یہ ان کے لئے خوشی کا باعث ہو گا۔‘‘

اس پر خاکسار نے عرض کیا:

’’حضور خاکسار نے وہاں لکھا ہے کہ ان کا اس طرح پل پر جمع ہو جانا ایک طرح سے خطرہ بھی تھا اور وہ لوگ توجہ میں خلل کا باعث بھی تھے۔ کیا خاکسار اس بات کو ہٹا دے؟‘‘

’’حضور نے فرمایا:

’’نہیں اپنا ذاتی تجزیہ بے شک ایسے ہی رہنے دیں۔ جہاں ان کو یہ بات خوش کرے گی کہ میں (حضور) نے انہیں دیکھا تھا، وہیں وہ حفاظتی اقدام کو بھی زیرِ غور لائیں گے۔‘‘

فون کے ذریعہ ملاقات

مؤرخہ 7 اپریل 2020ء کو شام کے وقت خاکسار کو پھر حضور کی کال سننے کا شرف حاصل ہوا۔

کال کے آغاز میں خاکسار نے ذکر کیا کہ کووڈ 19 کی وجہ سے یوکے میں اموات کی تعداد بڑھ رہی ہے اور گزشتہ 24 گھنٹوں میں 800 سے زائد اموات ہوئی ہیں۔

حضور نے اتنی جانوں کے ضائع ہو جانے پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا اور ان کے لیے دعا کی جو اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔

کال کے دوران خاکسار نے ذکر کیا کہ کس طرح ایک سیرین احمدی بہن ریم شرانگی نے خاکسار سے خوشی سے سرشار ہو کر رابطہ کیا جب حضور نے ان کو اور ان کے خاوند ابراہیم اخلف صاحب کو فون کر کے ان کی طبیعت کے بارے میں پوچھا۔

اس پر حضور نے فرمایا:

’’میں نے ریم کو بتایا کہ میں نے اس بات کو ضروری سمجھا کہ میں اس آرٹیکل کو پڑھنے کے بعد کال کروں جو انہوں نے ابراہیم کی بیماری سے متعلق پریس ڈیپارٹمنٹ کے لیے لکھا تھا۔‘‘

میں نے کہا کہ:

’’حضور خاکسار کو یقین ہے کہ ناصر صاحب کبھی بھی سوشل میڈیا پر نہ آتے اور شاید نہ ہی وہ جانے جاتے کہ وہ کیا تھے، جبکہ پچھلے دو دنوں میں خاکسار نے سوشل میڈیا پر درجنوں میسج دیکھے ہیں جو ان کی یاد میں احمدیوں نے کیے ہیں۔ انہوں نے بہت سے ممالک میں سچ میں لوگوں کے دلوں کو موہ لیا تھا۔‘‘

اس کے بعد حضور نے شفقت سے خاکسار کے بچوں کے بارے میں پوچھا۔ خاکسار نے عرض کی کہ الحمدللہ سب بہتر ہیں بس کووڈ 19 کی پابندیوں کی وجہ سے ہم اپنی نومولود بیٹی کو ہیلتھ وزیٹر سے چیک نہیں کروا سکے جیسے کہ عام طور پر ہوتا ہے اور اس وجہ سے بچی کی نشوونما کے بارے میں اطمینان نہیں ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا:

’’پریشان نہ ہوں۔ جب تک وہ دودھ پی رہی ہے وہ ٹھیک رہے گی۔ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ آپ اس کا ٹمپریچر روزانہ چیک کریں۔ اللہ اسے ٹھیک رکھے۔ آمین۔‘‘

جیسے ہی کال ختم ہونے کی طرف بڑھی خاکسار نے یہ بھی ذکر کیا کہ ایک فرد نے خاکسار سے کہا کہ اس لاک ڈاؤن کی صورت حال میں ایک سنہرا موقع یہ بھی ہے کہ حضور کو اپنی فیملی کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع ملے گا۔

اس کو سننے پر حضور کچھ مسکرائے اور فرمایا:

’’میں صبح سے ہی اپنے دفتر میں ہوتا ہوں اور خطوط کو دیکھتا ہوں اور ان کے جوابات پر غور کرتا ہوں، تو میں نے تو اپنی روزمرہ کی روٹین میں کوئی فرق نہیں دیکھا! یہاں تک کہ وہ تھوڑا سا وقت جو فیملی ملاقاتوں کے لیے تھا وہ بھی بعض دوسرے کاموں کے لیے صرف ہوتا ہے۔‘‘

وزیرِ اعظم کے لیے دعائیں

جب برطانیہ کے وزیرِ اعظم میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی تو حضور نے ان کو ایک ذاتی طور پر خط لکھا جس میں ان کی صحت اور شفایابی کے لیے دعا کی۔

حضور نے شہزادہ چارلس کو بھی خط لکھا تھا جو کورونا وائرس کا شکار ہوئے تھے اور الحمدللہ شہزادہ چارلس اور وزیرِ اعظم دونوں ہی صحت یاب ہو گئے۔

حساسیت اور شفقت کی ضرورت

مؤرخہ 8 اپریل 2020ء کو خاکسار کو حضور انور کی کال موصول ہوئی اور خاکسار نے ذکر کیا کہ ہمیں کافی مثبت آراء موصول ہوئی ہیں اس آرٹیکل کے حوالے سے جو بہن ریم شرانگی نے لکھا تھا۔

اس پر حضور نے فرمایا:

’’کیا آپ جانتے ہیں کہ آرٹیکل کا کونسا حصہ ایسا ہے جو مجھے سب سے زیادہ اچھا لگا؟ وہ جواب جو ریم نے اس عورت کو دیا تھا جس نے جب ابراہیم پیچیدہ حالت میں تھا تو یہ کہا تھا کہ آپ پریشان نہ ہوں اگر آپ اور آپ کی فیملی بیمار ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کے گناہ معاف کیے جا رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ریم نے کہا مجھے بھی اس حدیث کا معلوم ہے جس کے بارے میں آپ کہہ رہی ہیں مگر یہ آپ کا کام نہیں کہ مجھے اس حالت میں اس حدیث کی یاد دلائیں جبکہ میں بہت کمزور اور حساس حالت میں ہوں۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’مجھے خوشی ہوئی کہ ریم نے یہ لکھا کیونکہ کہ بعض احمدی انتہائی بے حسی سے باتیں کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث ایک ذریعہ ہے ایمان داروں کو ان کی بیماری کی حالت میں راحت پہنچانے کا، ان کو اس طرف متوجہ کرنے پر۔ لیکن ایسا بالکل نہیں ہے کہ جب بھی کوئی آزمائش سے گزرے تو اسے اس کے پرانے گناہوں کو یاد کروایا جائے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس کے متعلق صدر لجنہ کو یہ طریق اپنانا چاہئے کہ وہ جماعت کی لجنہ کو یہ سکھائیں کہ صحیح طریق پر کسی کو تسلی کس طرح دی جا سکتی ہے جب وہ کسی تکلیف سے گزر رہا ہو۔‘‘

صفائی اور حفظانِ صحت کی اہمیت

خاکسار نے حضور کو بتایا کہ یوکے اموات کی تعداد میں بڑھ رہا ہے اور پچھلے 24 گھنٹوں میں یہ تعداد 900 سے زائد ہو گئی ہے۔

خاکسار نے اس چیز کا بھی ذکر کیا کہ اب حکام کو یہ بات پتا لگ رہی ہے کہ وہ لوگ جو کورونا وائرس سے بری طرح متاثر ہیں وہ زیادہ تر برطانیہ میں موجود نسلی اقلیتی گروہوں سے ہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا:

’’ایک مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہمیں اپنی صحت کی حفاظت کے لیے اپنے گھروں میں اور ہر جگہ صفائی کے اعلیٰ معیار اپنانے چاہئیں۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور اگر لوگ اسلامی تعلیم پر عمل کریں تو اس وائرس کے حملے سے بچنے کے امکانات زیادہ ہو سکتے ہیں۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’کل میری ہدایت کے مطابق اسلام آباد میں تمام گھروں اور عام جگہوں پر جراثیم کش سپرے کیا گیا ہے اور اسلام آباد کے دفتروں اور گھروں میں دھونی بھی دی گئی ہے جیسا کیونکہ یہ جراثیموں کو مارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ کو بھی اپنے گھر میں ایسا کرنا چاہئے۔‘‘

وبا کے دوران رمضان

مؤرخہ 10 اپریل کو خاکسار ملاقات کے لیے حضور کی خدمت میں اسلام آباد آیا۔

خاکسار نے پوچھا کہ کیا اس سال اس وباء کا رمضان پر کچھ اثر پڑے گا؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:

’’وبا ہو یا نہ ہو اس مہینے کی برکات ہمیشہ قائم رہیں گی۔ عام حالات میں یہ نہایت ضروری ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے جیسا کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ تمام اہم پہلوؤں میں سے ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو ہم نماز باجماعت کے لیے مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں اس سے ہماری مسلمان امت میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔‘‘

حضور نے جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

’’جیسا کہ وائرس پھیل رہا ہے اور اس وجہ سے ایسے حالات نہیں کہ نمازی مسجد میں آ کر نماز باجماعت ادا کر سکیں اس لیے اس حالت میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اکیلے میں عبادت کرنے کی بھی برکات ہیں اور احمدیوں کو اپنے اس وقت کو استعمال کرتے ہوئے اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے اپنے گھروں میں رہتے ہوئے اس کی عبادت کر کے۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’جہاں باجماعت نماز ہمیں ایک امت کی شکل میں زیادہ اتحاد میں بڑھاتی ہے تو جب ایک شخص اللہ کی اکیلے میں عبادت کرے گا تو اس کے لیے زیادہ ممکن ہے کہ وہ اپنے دل کو اللہ کے حضور صحیح طریق پر پیش کرے اور اپنا تعلق اس سے مضبوط کر لے۔ جیسا کہ آجکل لوگ گھروں میں ہیں اور وہ اپنے عام دنیاوی کاموں سے پہلے سے زیادہ آزاد ہیں تو ان کو اپنی راتوں کو تہجد میں گزارنا چاہئے، نمازیں ادا کرنی چاہئیں اور دن میں بیشتر حصہ تلاوت قرآن کریم کرنی چاہئے۔‘‘

آنے والا جمعہ

میڈیا کی خبر دینے کے بعد خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ پچھلے دو ہفتوں سے خاکسار نے اپنے گھر میں جمعہ پڑھایا ہے۔

مسکراتے ہوئے حضور نے فرمایا:

’’ماشاءاللہ، وائرس کے نتیجے میں آخر آپ نے بھی سیکھ لیا کہ جمعہ کیسے پڑھایا جاتا ہے۔‘‘

پھر حضور نے پوچھا کہ کیا مجھے خطبہ ثانیہ یاد ہے۔ اس پر خاکسار نے جواب دیا کہ جی ہر جمعہ کو سن کر کافی حد تک یاد ہے مگر پھر بھی مجھے اسے دیکھ کر پڑھنا پڑھتا ہے۔

یہ سن کر حضور نے فرمایا:

’’یہ بہتر ہے کہ اسے اپنے سامنے لکھی ہوئی شکل میں رکھ لیا جائے۔ اگر آپ کو یاد بھی ہے اور اگر آپ بھول جائیں، اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ دیکھ کر

پڑھیں گے تو آپ کی تلاوت بھی بہتر ہوگی۔''

ایک غیر ضروری رائے

خاکسار نے حضور کی خدمت میں یہ ذکر کیا کہ خاکسار کو ایک احمدی نے لکھا ہے کہ تمام احمدی کورونا وائرس کی وجہ سے بڑی ہی پریشان کن اور سنگین حالت میں ہیں تو کیوں نہ حضور ایم ٹی اے پر ایک عالمی دعا کروا دیں۔

اس رائے کے جواب میں حضور نے فرمایا:

''ایسی دعا کی کیا ضرورت ہے جبکہ میں ہر جمعہ کے دن خطبہ جمعہ دے رہا ہوں اور وہ ایم ٹی اے سے نشر ہو رہا ہے۔ کچھ لوگوں کی سوچ پیری مریدی والی ہوگئی ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کی جائے وہ صحیح رنگ میں نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہر جمعہ کے دوران میں اس وباء کے ختم ہونے اور احباب جماعت کے لیے دعا کر رہا ہوں اور اگر وہ اشخاص جو سن رہے ہیں آمین کہتے ہیں تو یہ بذات خود ایک عالمی دعا ہے۔''

اسلام آباد میں ایک سال

مؤرخہ 15 اپریل 2020ء کو جب خاکسار کی حضور سے فون پر بات ہوئی تو خاکسار نے ذکر کیا کہ آج مسجد فضل سے اسلام آباد میں آئے ہوئے پورا ایک سال ہوگیا ہے۔

خاکسار نے یہ دیکھا ہے کہ حضور دوسرے لوگوں کی طرح سالگرہ یا اس قسم کی تاریخوں پر اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرتے۔

اسی دن خاکسار نے جب حضور کو اسلام آباد آمد پر ایک سال ہونے کے بارے میں بتایا تو آپ نے صرف ''ماشاءاللہ'' کہا اور فرمایا کہ ''اور کیا''؟

ایک مشکل وقت اور ایک باپ کا پیار

مؤرخہ 18 اپریل 2020ء کو خاکسار بہت مشکل اور پریشانی کی حالت میں تھا کیونکہ خاکسار کے دونوں بچوں میں سے ایک کو کھانسی اور دوسرے کو بخار ہوگیا تھا۔ ایک طرف لگ رہا تھا کہ یہ کورونا کی علامات ہیں دوسری طرف لگ رہا تھا کہ یہ عام روزمرہ کا بخار یا کھانسی بھی ہوسکتی ہے۔

اسی اثناء میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لیے پیغام بھی بجھوا دیا۔

اس پر یہ پیغام موصول ہوا کہ بچوں کو جو ہومیوپیتھی کی دوا کورونا سے متعلق ہے وہ استعمال کروائیں اور ڈاکٹر حفیظ بھٹی صاحب سے رابطہ کریں جو یوکے میں مرکزی ہومیوپیتھی شعبہ کے انچارج ہیں اور مجھے بتائیں۔

اس کے ساتھ مزید یہ پیغام موصول ہوا کہ:

''ان حالات میں جبکہ ابھی تک کورونا وائرس اپنے زور پر ہے ہسپتال جانے سے جس قدر گریز کیا جا سکتا ہے گریز کیا جائے۔ اپنے بچوں کو ہومیوپیتھی کی دواؤں کے ساتھ شہد بھی دیں۔ آپ سب دار چینی کا قہوہ بنا کر روزانہ پئیں۔ جس بچے کو بخار ہوا ہے اسے ہر 4 سے 5 گھنٹے بعد پیراسٹامول دیں اور جس بچے کو کھانسی ہے اسے پیراسٹامول دن میں دو دفعہ دیں۔ آپ اسی طرح دن میں دو مرتبہ گھر میں ایک پتیلے میں ابلتے پانی میں vicks ڈال کر رکھیں اور سٹیم کو آدھے گھنٹے تک گھر میں پھیلنے دیں۔ خدا تعالیٰ ان کو صحت دے اور جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین''

اس کے تھوڑی دیر بعد مزید یہ ہدایت آئی کہ:

''سٹیم کو کسی کو لینا نہیں ہے یا کسی کے قریب لانے کی ضرورت نہیں ہے اس کو صرف چولہے پر رکھ دیں یہ خود تمام گھر میں پھیل جائے گی۔''

اس کے بعد ہر کال میں کوئی اور بات کرنے سے پہلے حضور بچوں کے بارے میں پوچھتے اور خاکسار کو دفتر آنے سے منع فرما دیا اور اس جگہ کال پر رابطہ کر لیتے۔

خاکسار یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہے کہ کوئی ماں یا باپ اپنے بچوں سے اتنا پیار نہیں کرتا جتنا حضور انور احباب جماعت سے کرتے ہیں۔

ایک غلط روایت

خاکسار نے حضور کی خدمت میں ان پوسٹس کا ذکر کیا جو لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متعلق اپنی یادیں بیان کر کے سوشل میڈیا پر کی تھیں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 19 اپریل 2003ء حضور کی رحلت کا دن تھا۔ اس قسم کی پوسٹس خاکسار نے پچھلے سالوں میں بھی دیکھی تھیں مگر اس سال یہ پوسٹس زیادہ افراد کی طرف سے کی گئی تھیں۔

اس کو سننے پر حضور نے فرمایا:

''اس دن کی نشاندہی کرنا جس دن کسی کی وفات ہوئی ہے نہ صرف ایک غیر ضروری امر ہے بلکہ یہ غلط ہے۔ اسلام میں برسی جیسی کوئی تعلیم نہیں ہے۔ ان پوسٹس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ آج کل گھر میں ہیں زیادہ وقت سوشل میڈیا پر گزار رہے ہیں۔ انہوں نے پوسٹس دیکھی ہوں گی اور سوچا ہوگا کہ ہم بھی پوسٹس کریں اور اپنی یادیں اور تصاویر لگائیں۔ اگر احمدی چاہتے ہیں کہ وہ صحیح معنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی عزت کریں تو انہیں چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی نصائح پر عمل کریں نہ کہ سال میں ایک دفعہ میسج بھیج دیں۔''

ایک مثالی سکون کا گھر

خاکسار نے حضور کی خدمت میں ایک شخص کا ذکر کیا جو USA سے پاکستان شفٹ ہونا چاہتا ہے کیونکہ وہ پاکستان کو سکون کی بہتر جگہ سمجھتا ہے۔

اس کے جذبات سے اتفاق رائے رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''اگر آپ پاکستان میں پلے بڑھے ہیں بیشک آپ بعد میں ہجرت کر لیں پاکستان ہمیشہ آپ کے خون میں شامل رہے گا بلکہ اکثر پاکستانی، پاکستان کو دوسرے ملکوں کی نسبت سکون کی بہتر جگہ قرار دیتے ہیں۔ مغربی ممالک میں اکثر عمر رسیدہ لوگوں کو بہت سی نوکریاں کرنی پڑتی ہیں اگرچہ وہ اس عمر کو پہنچ جائیں جبکہ ان کے لیے زور آزمائی کرنا انتہائی مشکل ہے اور دوسری طرف عمر رسیدہ لوگوں کے لیے ربوہ آمد بھی سکون کی جگہ ہے۔ زیادہ دیکھ بھال موجود ہے اور رہنے کا خرچ کم ہے۔''

خاکسار نے حضور سے پوچھا کہ کیا حضور کا مطلب یہ ہے کہ ربوہ زیادہ سکون کی جگہ ہے۔

جواب میں حضور نے فرمایا:

''میں یہ کہہ نہیں کہہ سکتا کہ ربوہ میں رہنے والا ہر شخص سکون میں ہے کیونکہ وہ روزانہ کی ایذا رسانیوں کے سائے تلے جی رہے ہیں۔ ہاں اگرچہ ان کو رہنے کے لحاظ سے زیادہ سکون اور آسانیاں حاصل ہیں۔''

حضور نے مزید فرمایا:

''دوسری جگہ وہ اشخاص جو مغربی علاقوں میں پلے بڑھے ہیں ان کے لیے پاکستان میں سکون حاصل کرنا آسان نہیں۔ یہ سب انسان کی نشوونما پر منحصر ہے اور اس بات پر جو ان کے خون میں شامل ہے۔''

خدا کی ناراضگی ایک نگران کی صورت میں

مؤرخہ 24 اپریل 2020ء کی کال میں خاکسار نے حضور کی خدمت میں یہ بات پیش کی کہ امریکہ کے صدر نے یہ عجیب بات میڈیا میں کہی ہے کہ لوگوں کہ معدے میں بلیچ داخل کر کے کووڈ 19 سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

اس بات کا یقین کرنا ہی بڑا مشکل امر تھا کہ دنیا کے طاقتور ترین ملک کا حکمران اس طرح کی بات کہے۔ میں نے حضور کو آگاہ کیا کہ کافی بلیچ کمپنیوں نے بھی یہ کہا ہے کہ اس طرح کرنا نہایت ہی خطرناک ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا:

''اس طرح کی بات جو معدے میں بلیچ داخل کرنے سے متعلق ہے جہالت کی انتہا ہے۔ بعض اوقات خدا لوگوں کے جرموں کی سزا اس طریق پر دیتا ہے کہ ان پر ایک ایسے حکمران کو مسلط کر دیتا ہے جو پوری قوم اور اس میں رہنے والوں کو ذلت کا شکار کر دیتا ہے۔''

اردو کلاس کا ایک یادگار لمحہ

ایک یا دو دن قبل، میں نے حضور کی خدمت میں ایم ٹی اے آرکائیو سے ایک کلپ بھیجا۔ یہ 1997ء کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اردو کلاس کا کلپ تھا جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر دکھاتے ہوئے آپ کا تعارف کروایا تھا۔ (عابد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر یہ کلپ دیگر احباب اور سوشل میڈیا پر بھی شئیر کیا)

آئندہ چند دنوں میں مجھے مختلف ممالک کے احمدیوں کے تاثرات اس کلپ کے بارے میں ملے۔ اکثر نے لکھا کہ یہ ان کے ازدیاد ایمان اور خوشی کا باعث بنا ہے کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے محبت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذکر فرمایا ہے۔ ان پیغامات کے بعد (عابد صاحب لکھتے ہیں) مجھے سمجھ آئی کہ حضور نے کیوں فرمایا تھا کہ اس کلپ کو شیئر کرنا کیسے فائدہ مند ہوگا۔

ایک اہم وقت پر ہجرت

خاکسار نے حضور سے دریافت کیا کہ کیا حضور ابراہیم اخلف صاحب کی اس رائے سے متفق ہیں کہ کورونا وائرس سے پہلے حضور کا اسلام آباد ہجرت کر جانا مرضی خدا تھی۔

اس پر حضور نے فرمایا:

''ہاں جو وہ کہتا ہے صحیح ہے کیونکہ اگر اس وباء کے دوران مرکز مسجد فضل میں ہوتا تو حالات کافی مشکل ہو جاتے۔ میرے لیے مسجد جانا اور وہ بلڈنگ چھوڑنا انتہائی مشکل ہو جاتا جس میں میرا گھر اور آفس تھا۔ مزید یہ کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے اکثر کارکنان اسلام آباد کے رہائشی ہیں تو ان حالات میں ان کا مسجد فضل کام کے لیے آنا بہت مشکل ہو جانا تھا جیسا کہ وہ آجکل کام کر رہے ہیں۔''

اصلاح کے ذریعہ محبت

کچھ دن پہلے خاکسار نے ربوہ کے قمر سلیمان صاحب کا انٹرویو تحریر کیا تھا جو ''ببّی'' کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

خاکسار نے حضور سے ذکر کیا کہ ایک بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا کہ قمر سلیمان صاحب نے بتایا کہ حضور نے بسا اوقات وہ جرمانہ جو دار القضاء کے فیصلے کے تحت کسی پر کیا جاتا تھا بذات خود ادا کر دیتے تھے۔

اس پر حضور نے فرمایا:

''اس بات کا ذکر میں اپنے خطابات میں کر چکا ہوں کہ کسی احمدی کہ خلاف کوئی حکم صادر کرنا مجھے کتنا دکھ اور تکلیف دیتا ہے۔ کسی پر پابندی صرف اس لئے لگاتا ہوں کہ یہ میری ڈیوٹی ہے تا کہ کسی کی اصلاح ہو اور جماعت کا فائدہ ہو۔ اور ببّی بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ چند مواقع پر میں نے ذاتی طور پر ایک فریق کی رقم ادا کی تا کہ جھگڑا ختم ہو اور جماعت کے اتحاد کو کوئی گزند نہ پہنچے۔''

خلافت کی فراست

حضور کی خدمت میں خاکسار نے یہ عرض کی کہ برطانیہ کے وزیر تعلیم نے سکولوں کو دوبارہ سے کھولنے کا اعلان کیا ہے اور کلاسوں کی تعداد کو کم رکھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ سارا اسکول ایک ساتھ کھولنا مشکل ہے۔

اس بات کو سننے پر حضور نے فرمایا:

''میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ جب وہ سکول کھولیں گے تو ان کو کلاسز کی تعداد کم رکھنی پڑے گی یہی ایک محفوظ طریقہ ہے۔''

اس پر میں نے عرض کی:

''حضور، ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ نے اس فیصلے کے لیے کئی لاکھ روپے خرچ کیے ہوں گے اور سائنسدانوں سے مشورہ لیا ہوگا پھر اس نتیجے پر پہنچے ہونگے۔ اگر وہ حضور کے پاس آ کر حضور سے رہنمائی لے لیتے تو ان کی رقم اور وقت بچ جاتا۔''

حضور مسکرائے اور خاکسار کی بات سے محظوظ ہوئے۔

اپنی چھتری پکڑنا

ایک دن ایک خادم نے اپنی اداسی کا مجھ سے ذکر کیا کہ آج کل حضور کو سماجی دوری کی وجہ سے اپنی چھتری خود پکڑنی پڑتی ہے۔

کال کے دوران خاکسار نے یہ ذکر حضور سے کیا۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:

''اگر چھتری پکڑنی پڑ گئی تو کیا ہوگیا؟''

حضور نے مزید فرمایا:

''فجر کے وقت بارش ہو رہی تھی تو احمد (محمد احمد صاحب) چھتری لئے آگے بڑھے مگر میں نے انہیں اور دیگر سکیورٹی گارڈز کو پیچھے رہنے کی ہدایت کی۔ پھر وقاص

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

(صاحبزادہ مرزا وقاص احمد) آگے بڑھے اور چھتری پکڑنے لگے مگر میں نے انہیں کہا کہ میں اس کو خود پکڑلوں گا۔‘‘

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

’’میں تو آزاد ہوا ہوں۔ لطف اٹھا رہا ہوں۔‘‘

اس پر خاکسار نے عرض کی:

’’حضور اگر آپ آزادی محسوس کر رہے ہیں اور خوش ہیں تو یہ اچھا ہے۔‘‘

حضور ان چھوٹے کاموں کو خود کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں مگر عام حالات میں خدّام کو اس وجہ سے ان کاموں کو کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں تا کہ وہ برکات سے محروم نہ رہ سکیں۔

پریس اور میڈیا کو ہدایات

خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہالینڈ کے کچھ غیر از جماعت افراد نے ہالینڈ حکومت سے اجازت مانگی ہے کہ جمعہ آذان وہ لاؤڈ سپیکر پر دے سکیں۔

کچھ میڈیا والے ہماری جماعت سے اس کے متعلق رائے معلوم کر رہے ہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا:

’’ہالینڈ ایک اسلامی ملک نہیں ہے اس لیے ہم ان سے یہ تقاضا یا امید نہیں رکھ سکتے کہ وہ اس طرح آذان کو لاؤڈ سپیکر پر دینے کی اجازت دیں۔ اگر حکمران اس درخواست کو ردّ کریں تو یہ ان کی مرضی ہے اور ان کا حق ہے۔ ہاں اگر وہ اس بات کی اجازت دے دیں تو ہم اس بات کو ان کا مسلمانوں کی طرف شفقت اور نرم دلی کا پہلو تصور کریں گے اور اس بات کو بہت سراہیں گے۔‘‘

نیوز کی بریفنگ دیتے وقت خاکسار نے ایک سکھ ڈاکٹر کے واقعہ کا ذکر کیا، جو NHS (نیشنل ہیلتھ سروس) کے لئے کام کر رہا تھا، اور اس نے اپنی داڑھی کٹوانے سے انکار کر دیا تھا، جبکہ ہسپتال کی ہدایت اس لئے تھی تا کہ چہرے کو حفاظتی ماسک صحیح طرح سے ڈھکا جا سکے۔

خاکسار نے حضور سے عرض کیا کہ مسلمان ڈاکٹرز کو اس طرح کے حالات میں کیا کرنا چاہیئے؟

حضور نے جواباً فرمایا کہ ایک درمیانی راہ نکال لینی چاہئے کہ جس سے مذہبی تعلیمات کا ٹکراؤ انسانوں کی ہمدردی کرنے کے احکام سے نہ ہو۔

حضور نے فرمایا:

’’داڑھی کہ لیے لازمی نہیں کہ وہ زیادہ بڑی ہو اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے مسلمان ڈاکٹرز اتنی چھوٹی داڑھی رکھ سکتے ہیں کہ جس سے ان کا پروفیشنل ماسک ان کے چہرے کو اچھی طرح محفوظ طریق پر ڈھک سکے۔‘‘

عملی نمونہ سے راہنمائی

خاکسار کو حضور کی طرف سے کال موصول ہوئی جس میں خاکسار نے حضور کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ خاکسار کا بڑا بیٹا 7 سال کا ہو گیا ہے اور مزید حضور کی اس امر میں راہنمائی چاہی کہ کیا وہ پانچ وقت نماز باقاعدگی سے ادا کرے؟

حضور نے فرمایا:

’’ماحد سے کہو کہ وہ دن میں 2 سے 3 نمازیں لازمی ادا کرے اور اگر 5 نمازوں کا التزام کرتا ہے تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ آپ اس کی نگرانی اپنی ذاتی مثال سے کریں اگر آپ اپنے گھر میں آجکل 5 وقت کی نماز ادا کر رہے ہیں تو وہ لازماً آپ کے ساتھ مل کر نمازیں ادا کرے گا اور خود بخود بغیر کسی کوشش کہ یہ اس کی عادت بن جائے گی۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’اس کو پیار اور شفقت سے سمجھاؤ اور یہ بات اس پر واضح کر دو کہ جب وہ دس سال کا ہو جائے تو اس پر یہ فرض ہے کہ وہ دن میں 5 وقت نماز لازمی ادا کرے۔ اور جیسا کہ آجکل رمضان ہے تو اسے چڑی روزہ رکھنے کی تلقین کریں تا کہ وہ رمضان کے مہینے کی اہمیت کو سمجھنے کے قابل ہو۔ ایک دن اسے جگائیں اور اسے سحری کرائیں اور وہ اپنا روزہ دوپہر کے کھانے کے ساتھ کھول سکتا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں

خاکسار نے عرض کیا کہ:

’’حضور بہت عجیب دنیا ہو گئی ہے اور بہت عجیب حالات ہو گئے ہیں۔‘‘

بڑے ہی پیارے انداز میں حضور نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

’’پھر اللہ سے چمٹ جاؤ، یہی حل ہے اور یہی طریقہ ہے۔‘‘

دنیاوی حکمرانوں کے لیے اصلاح کا وقت

ایک ملاقات میں حضور نے فرمایا کہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ کچھ ملکوں کے حکمرانوں کو خطوط لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور خاکسار کو خطوط کی ڈکٹیشن کے لیے تیار رہنے کی ہدایت دی۔

مزید فرمایا:

’’یہ ایک ضروری امر ہے کہ اب میں حکمرانوں کو خط لکھوں کہ یہ وقت ہے کہ وہ خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ میں نے اگرچہ پہلے بھی کئی دفعہ ان کو پیغام بھیجا ہے مگر آجکل کے حالات کے مطابق ایک مرتبہ پھر یہ پیغام دینا ضروری ہے کہ صرف خدا کے فضل اور رحم سے ہی دنیا مزید پیچیدگی اور تباہی سے بچ سکتی ہے۔‘‘

اپنے محبوب کو ایک بار پھر دیکھنا

حضور نے خاکسار کو اپنے گرنے کا واقعہ تفصیل سے سنایا۔ خاکسار کا یہ مقام اور مقصد نہیں ہے کہ اس کی تفصیل بیان کرے لیکن کہنا کا مقصد صرف یہ ہے کہ حضور کی ہمت اور بہادری تمام افراد کے لیے ایک مثال ثابت ہو۔

حضور اپنے باغیچے میں ایک سوئچ کو بند کرنے کی غرض سے گئے اور گرنے کے باوجود حضور نے اپنے آپ کو اٹھایا اور جا کر اپنا کام پورا کیا اور پھر گھر کی طرف گئے اور ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب کو بلوایا جو شکر ہے کہ اسلام آباد میں ہی موجود تھے۔

درد اور زخم کی شدت کے باوجود حضور نے مجھے بتایا کہ حضور نے ڈاکٹر شبیر صاحب کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کے بغیر کسی گھبراہٹ کے زخم کو دیکھیں۔

اگلے چند دنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

’’الحمد للہ اب میں بہت بہتر ہوں اور درد تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ اگرچہ شروع کے چند دنوں میں مجھے بہت تکلیف تھی اور دفتر جانا انتہائی مشکل تھا۔ میں وقاص (صاحبزادہ مرزا وقاص احمد) سے کہتا کہ وہ دفتر سے فائلز اور خطوط لا کر دے دیں تا کہ میں ان کو گھر میں بیٹھ کر دیکھ سکوں۔‘‘

اس پر خاکسار نے عرض کیا:

’’حضور ان دنوں میں خاکسار بھی حضور کی خدمت میں خطوط بھیج رہا تھا اور ان کا جواب اگلے ہی دن موصول کر رہا تھا جب خاکسار نے یہ خبر سنی کہ آپ کو چوٹ لگی ہے تو خاکسار بڑا شرمندہ ہوا کہ خاکسار نے حضور کو غیر ضروری خطوط سے مزید مصروف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس بات پر حیرت میں تھا کہ حضور نے ان تمام خطوط کو جلدی سے پڑھ لیا۔‘‘

اس کے بعد حضور نے فرمایا:

’’جب میں زخمی ہوا تو میں نے سوچا کہ مجھے کم از کم ٹھیک ہونے میں دو ہفتے لگ جائیں گے مگر اللہ کے فضل و کرم سے میں بہت از جلد ٹھیک ہو گیا۔‘‘

حضور کام میں مصروف رہے اور فرمایا کہ ابھی تک کلائی اور گھٹنوں میں درد ہے۔

اسی کے ساتھ ہی میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ حضور اٹھ کر الماری کی طرف جو کہ میز کے برابر میں تھی چل کر گئے اور کچھ دیر کے لیے جھکے جس سے یقیناً گھٹنوں میں مزید دباؤ پڑا ہوگا۔ جیسے ہی حضور کھڑے ہوئے خاکسار نے دیکھا کہ حضور کہ ہاتھ میں کچھ ہے جو حضور نے الماری سے نکالا اور خاکسار کو قبل از وقت عید کے تحفہ کے طور پر دیا۔ خاکسار نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر قابو پایا۔

بار بار اور ہر بار خلیفہ ٔوقت وہ ہستی ہیں جو ہماری محبت کے لیے اپنی تکلیف کو بھول جاتے ہیں۔ آپ وہ ہستی ہیں جو اسلام کی خاطر اور تمام دنیا میں موجود احمدی مسلمانوں کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔

اللہ ہر احمدی مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق دے کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمارے پاس خلافت ہے۔ آمین

سانحہ ارتحال

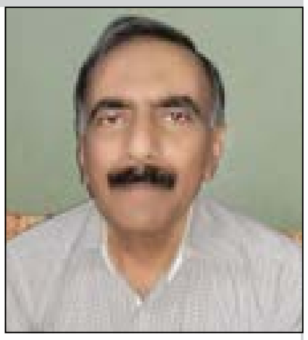

پروفیسر محمد اسلم خالد صاحب ابن مولوی محمد سعید صاحب (سابق انسپکٹر مال۔ فیکٹری ایریا ربوہ) المعروف خالد آفاقی سابق پرنسپل گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور آج مورخہ 14 جون کو کرونا وائرس میں مبتلا ہو کر بعمر 70 سال بقضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ پاکستان کے ادبی حلقوں میں خالد آفاقی کے نام سے مشہور تھے اور شاعری میں خاص مقام رکھتے تھے۔ اردو ادب میں نقاد بھی تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ سب بچے شادی شدہ تھے۔ آپ سمن آباد لاہور میں رہائش پذیر تھے۔

آپ مولانا سلطان احمد پیر کوٹی صاحب کے بھانجے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

غروب آفتاب	طلوع فجر		16جون2020ء
7:05	04:11	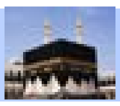	مکہ مکرمہ
7:12	04:02	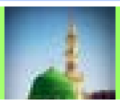	مدینہ منورہ
7:43	03:31	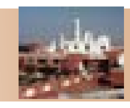	قادیان
7:18	03:22		ربوہ
9:21	03:17		اسلام آباد ٹلفورڈ